

## ڈاکٹر ذاکر سین خاں، سابق صدر جمہوریہ کے ایک خطبہ کا اقتباس

جو انہوں نے جامعہ ملیہ اسلامیہ کی سلیجوں کے موقع پر ۲۰ نومبر ۱۹۷۴ء کو دہلی میں دیا تھا۔  
جس میں آئکے تین بچوں پر ایک طرف مذلت ہوا کہ مولانا آزاد، سید آصف علی  
اویس مسٹرو راج گوبیال آچاریہ و زیر تعلیم (بعد میں گورنمنٹ ہند) کرسی نشین تھے، دوسرا جانب مسٹر محمد علی  
جناح صدر مسلم لیگ نواب نژادہ لیاقت علی خاں فائنس مشترکہ تحریم گورنمنٹ اور ان کے مقابلے پر ہوتے تھے۔  
ضادت کی بھلی لہر ہمیں میں آئتی تھی، اور شہر میں کفر لگا صواتھا، جو دلت یہ الفاظ کی وجہ پر جا رہے تھے، معترض  
و محنث سامعین میں سے اکثر کی آنکھوں میں آنسو تھے خطبہ دہیتے والے کی آواز بھی گلرگی اور آنکھیں پڑاپ تھیں۔

”آج ملک میں باہمی منافرت کی جو اگ بھڑک رہی ہے اس میں ہمارا چون بھری کا کام دیوار پر معلوم ہوتا ہے،  
یہ اگ شرافت اور انسانیت کی سرز میں کوچھ دیتی ہے، اس میں نیک اور متوازن شخصیوں کے تازہ چھوٹ کیسے پیدا  
ہوں گے؟ حیوانوں سے بھی پست تر سطح اخلاق پر ہم انسانی اخلاق کو کیسے سوراںکیں گے؟ جب انہوں کی دنیا میں  
انسانیت کو کیسے بنھاں سکیں گے۔ اس کے لئے خدمت گار کیسے پیدا کر سکیں گے؟

یہ لفظ شاید کچھ سخت معلوم ہوتے ہوں، لیکن ان حالات کے لئے جو روز بروز ہمارے چاروں طرف  
پھیل رہے ہیں اس سے سخت لفظ بھی نہ ہوتے، ہم جو اپنے کام کے تقاضوں سے پہلو کا احترام کرنا سمجھتے ہیں، آپ کو کیا  
بتائیں کہ ہم پر کیا گزرتی ہے؟ جب ہم سنتے ہیں کہ بہیت کے اس بھرمان میں مخصوص بچے بھی محفوظ نہیں ہیں، خانع  
ہندی نے کہا تھا کہ،

”ہر بچہ جو دنیا میں آتا ہے اپنے ساتھ یہ پیام لاتا ہے کہ خدا بھی انسان ہے۔  
پورے طرح مایوس نہیں ہوا۔“

مگر کیا ہمارے دلیں کا ان اپنے سے اتنا مایوس ہو چکے ہے کہ ان مخصوص کلیوں کو بھی کھلنے سے پہلے ہی  
مسئلہ دینا چاہتا ہے؟ خدا کے لئے سر ہوڑ کر بیٹھئے، اور اس آگ کو چھلئے، یہ وقت اس حقیقی کا نہیں کہ آگ کرنے لگائی  
کیے گی، آگ لگی ہوئی ہے اسے بھائی، یہ سلسلہ اس قوم اور اُس قوم کے زندہ رہنے کا نہیں ہے، ہمذب انسانی زندگی  
اور وحشیانہ درندگی میں انتخاب کا ہے، خدا کے لئے اس ملک میں ہمذب زندگی کی بنیادیوں کو یوں گھونٹنے زدیجی ہے۔“

Regd No. LW/NP 56

# TAMEER-E-HAYAT

Fortnightly

NADWATUL-AMA LUCKNOW-226007 (INDIA)

Phone: 42949  
49747

## अखिल भारतीय पद्यमें इन्सानियत फोरम

28, 29 और 30 दिसम्बर सन् 1974 ई०, को इलाहाबाद में एक नये अनुच्छेद का शुभारम्भ हुआ। देश की दिन प्रति-दिन विगड़ी हुई परिवर्तित और यही मानवता तथा नैतिक मानवताओं के पतन से प्रभावित होकर मौलाना سंघर्ष अबुल हसन अली नदवी (प्रबन्धक नवबुल-उल्मा) ने धर्म तथा सम्प्रदाय में भेद-भाव किये बिना समाज के प्रत्येक वर्ग से सम्पर्क स्थापित करने तथा प्रबचनों द्वारा मानवोत्थान के लिये एक संघर्ष का आरम्भ किया। ऐसे पवित्र, महत्वपूर्ण, समयानुकूल एवं शुभ कार्य का प्रारम्भ इलाहाबाद नगर से किया गया; जिसके सामरण का उल्लेख मौलाना के शब्दों में इस प्रकार वर्णित है:—

”इलाहाबाद से हमने इस कार्य का शुभारम्भ किया है क्योंकि इसका नाम ही ‘इलाहाबाद’ अर्थात् [ईश्वर की नगरी] है अतः यहीं से ईश्वर-भक्ति का आन्दोलन एवं मानवता के उत्थान का आँहान होना चाहिये। खुदा के बन्दों का सत्कार करने, मानवता को नया जीवन प्रदान करने तथा इन्सानों को मानवता एवं नैतिकता का भूला हुआ पाठ स्पर्श कराने का कार्य वास्तव में इसी नगर से होना चाहिये बा, जो ईश्वर के नाम से बसा हुआ है।“

मौलाना के इसी आँहान को समस्त देश में मानवता तथा नैतिकता के आन्दोलन एवं संघर्ष का रूप देने के लिये लब्ध नहीं है, ”अखिल भारतीय पद्यमें इन्सानियत फोरम“ की स्थापना हुई है। यह कोई नयी संस्था, राजनीतिक दल वयवा पार्टी नहीं है, बल्कि यह एक नयी एवं अपरिचित पुकार लगाने वालों का सावंजनिक प्लेटफॉर्म है।

यदि आप इस आँहान एवं आन्दोलन को देश के लिये आवश्यक समझते हों, तो मौलाना संघर्ष अबुल हसन अली नदवी के नेतृत्व में सत्यता एवं मानवता के इस नवीन काफिले में सम्मिलित हो जाइये।

## अभिप्राय तथा उद्देश्य

(1) केवल मानव सम्बन्ध तथा भारतीय नाते से देश में भाई चारों का बातावरण बनाना, अत्याचार, निराज, अराजकता तथा दुराचार का समाधान, लोक सम्बन्ध अभियान एवं सभाएँ और सेमिनार करना।

(2) लाभकारी तथा नैतिक साहित्य का विभिन्न भाषाओं में प्रकाशन, लोक सेवा द्वारा रखे तथा परस्पर लड़े हुओं को जीवन के वास्तविक आनंद एवं उद्देश्य का जीवन कराना।

(3) समाज से घूस, स्वार्य परायणता, अत्याचार, संचयकारिता, साम्राज्यिकता, तथा आधिक योग्यता को दूर करना और निलंजनता एवं वस्त्र हीनता के विरुद्ध प्रयास करना।

(4) अनुचित तथा अत्याचार पूर्ण रीतियों एवं प्रथाओं की समाप्ति की जेष्ठा करना।

(5) देश के उत्पीड़ित, पिछड़े, निरंधन तथा व्याकुल जनों की धर्म आदि के भेद-भाव के बिना यथा सम्भव सहायता करना।

(6) नवयुवकों विशेषतया विद्यार्थियों में गम्भीरता, योग्यता तथा समाज सेवा का उल्लास उत्पन्न करना ताकि देश को नवयुवकों की पथ भ्राटा की हनि से बचाया جा सके।

(7) अपने प्रभाव लेन, मुहल्ला, बस्ती, नगर तथा पूरे देश में भ्रातृ-भाव का बातावरण पैदा करने की सम्भव बढ़ावा करना।

## शपथ प्रतिज्ञा

मैं जिस सबं वकिलमान एवं अन्यांसी को अपना नामी एवं शृंदा मानता हूँ,  
उसकी सौगंध खाकर यह प्रतिज्ञा करता हूँ कि—

(1) यदि मैं विचारी हूँ तो मेरा उद्देश्य जितोवानि, सामाजिक भवाई तथा  
मानवता की सेवा करना और एक अच्छा नामांकन होना होगा ताकि नविव्य  
में इस देश का नेतृत्व संभालने के योग्य हो सके। मैं हिस्से एवं नियमों को धर्म  
करने से बच कर अपनी आत्म, योग्य, जिता जीवन को बढ़ावा देने और  
संवेदाधारण के द्वितीय व्यवहार करने गा।

(2) यदि मैं सेवा कार्य में हूँ तो मेरा सिद्धांत सत्यता, ईमानदारी तथा  
संवेदाधारण की सेवा करना होगा और मैं भ्रातृ-भाव, छल-कमट, कार्य में सुली तथा  
कामबोरी और सभी सम्बन्धियों के प्रति पश्चापत्र से बचेंगा।

(3) यदि मैं व्यापारी हूँ तो अपरिवित भवारण, चोर वाजारी, अनुचित नाम  
तथा संवेदाधारण का आधिक योग्यता करने से बचेंगा।

(4) यदि मैं अध्यात्म, लेखक, प्रवकार वयवा करता हूँ तो ऐसे विचारों एवं  
उद्देश्यों के प्रकाशन में रुचि एवं योगदान करेंगा, जो मनुष्यों के प्रति विवाद का भाव  
उत्पन्न करते हैं तथा जो मन एवं बातावरण के अनुचित अकर्यांक को रोकते, जूँग एवं  
क्रोध से बचने और गम्भीर विचारों पर नियन्त्रण प्राप्त करने में सहायक होते हैं।

(5) यदि मैं किसी जिम्मेदार पद पर कार्य करता हूँ तो मैं अपनी सीमा के  
कांय-बूत में न्याय करने और हकदार को उसका अधिकार दिलाने का पूर्ण प्रयास  
करूँगा।

(6) समाज के जिस वर्ग से भी मेरा सम्बन्ध हो मैं इस देश को अपनी बन्म-  
भूमि समझते हुए इसके उत्थान एवं हित के लिये प्रत्येक संभव प्रयास करूँगा तथा  
इस देश के निवासियों को अपना भाई और अपने कुटुम्ब का एक अच्छा समझ कर उनके  
प्रति प्रेम, सहयोग एवं सहानुभूति पूर्ण व्यवहार करूँगा।

(7) इस देश को नैतिक पतन एवं मानवता को दमन से बचाने के लिये और  
इस सन्देश को फैलाने के लिये ”अखिल भारतीय पद्यमें इन्सानियत फोरम“ जो कार्य  
कर रहा है उसके निर्धारित प्रोत्तामों में सहयोग करूँगा एवं पूर्णक्षेत्र गति देंगा।

हस्ताक्षर

पूरा नाम

व्यवसाय

पूरा पता

इस पते पर सबध प्रस्वापित करे—

पद्यमें इन्सानियत फोरम—प. ब. नं. ६३, नवबा, लखनऊ-७  
फोन नं. 29747



## النصاف:

اُول اللہ نامہ بالعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ۔  
الشِّفَاعَةُ اور دُوکوں کے ساتھ بھالی  
(عمل ۱۳)

اس آئیت میں دو باتیں بتائی گئی ہیں۔

۱۰۔ پہلی بات یہ ہے کہ انسان کو ناجی کرنے والے افراد کو اپنے بھائی کا پابھائی

ہوتا چلیے، دوسرت ہو جاؤ۔ فائدہ کی بات ہو یا نقصان کی، اپنا مالہ ہو  
یا دوسرا کا، کسی حال میں حق اور انصاف کو باقاعدے نہ جانے دینا چاہیے، ہم ہمیں کہیں اور  
وہی کری جو بھائی کی کسوئی پر پورا اترے۔

رسول انتہی العَدْلِ وَالْإِمْلَامِ فرمایا ہے کہ انسان کرنے والا امام جنتی ہے۔

ایک مرتبہ ایک خاندانی عورت پر چوری کا جرم ثابت ہوا، حضور نے باقاعدے کاٹنے کا  
حکم دیا، بعض دوکوں نے سفارش کرنا چاہی تو آپ غصہ ہو کر بولے کہ خدا کی قسم الگزی ہی  
فاطر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بھی چوری کرنے تو میں اس کا بھی دشمن کے قریب رہنا چاہیے۔

صلح ہوا کہ انسان میں کسی کی پر وادہ کرنا چلیے اور زکی کے خال سے اس سے  
یہ شما جائے۔

۱۰۔ دوسری بات یہ ہے کہ بھالی کرنا چاہیے۔

ہر بھالی کے کام کو بھالی کہتے ہیں۔ انسان میں کسی کے نفع نقصان کی پر وادہ ہیں کہ  
یہ ہر ایک کام کا واجیح حق دیا جاتا ہے، لیکن احسان میں اس کا لامعاڑ کھانا پڑتا ہے۔

احسان کے بہت طریقے ہیں، جیسے کسی کی مال مدد کرنا، مصیب سے بخاتر دلانا، قصور  
معاف کرنا، غصہ پی جانا، قرض معاف کرنا، اسی طرح کے ہر وہ صحیح کام جس سے تم دوسروں کو  
خوش کر سکو اور ایام پہنچا سکو وہ احسان ہے۔

حضرت نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ چیز پر احسان کرنا ضروری کیا ہے، تو اگر تھیں کیلئے  
حکم دیجسے جان بھی مارنا پڑے تو اس کو بھی اچھا لئے ساختا کرو، کسی جانوں کو زخم کرنا چاہیے جان  
کے ساقوں کو روکو، چیز کو خوب تیر کریا کرو، اور اپنے ذمہ کو اڑام دو،

## عہد:

اوہ عبد پورا کیا کرو (قیامت میں) عہد کی  
مسئولاً۔ (خواہیل ۲) پوچھ جو گل۔

و عہد کا پورا کرنا بہت ضروری ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ غدرہ کر کے  
اس کو پورا کرنا ایمان کی کی دلناکی، کی نشانی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ تم جس کو پورا کر سکو اس کا وعدہ کرو۔

ایک آدمی غدار ایمان بن ایما احسان نے خضرصیل انتہی العَدْلِ وَالْإِمْلَامِ کو پورا کر کر  
آپ کو بھاگ کر پڑے گئے کہ اگر حساب مات کرتا ہوں۔ اتفاق ہے ان کو خجال نہ رہا، ہمیں دن  
کے بعد آئے تو حضور کو اسی جگہ بیٹھ دیکھا، حضور نے ان کو دیکھ کر فرمایا کہ میں تین دن سے  
یہاں تھا میں انتہار میں پیٹھا ہوں۔

و عہد خواہ مسلمان سے ہو یا غیر مسلمان سے؟ اگر دین کے خلاف ہیں پہ تو اسکو پورا  
کرنے لازم ہے۔

## محسن انسانیت کے فرمان

شیعات: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عن فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
زماں کا چھ کوارڈ دوکوں پر چار چھوٹیں میں فضیلت دی گئی ہے۔ شجاعت، شجاعت، فوت مروی اور  
غایل پر غایب۔ اور آپ بمرت کے قبل بھی اور بعد میں زمانہ نبوت میں بھی صاحب وجہت ہے۔

عزادار ہیں کے موقع پر کافار کے تیروں کی پوچھائے صاحب کرام میں ایک قسم کا بیجان بیخان

اور ززل اور طلاق کا ہے بیدا ہو گئی اسی میں گھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جگہ سے جشن بھک

فرمائی مالا کو گھوڑا پر بر سوار تھے، اور ایسا فیان بن حارث آپ کے گھوڑے کی کام پکڑنے کو گھوڑے

تھے کفار پر چھاتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کر دیں چنان آپ گھوڑے سے اترے اور اٹا

تعالیٰ سے مدد مانگی اور زینت سے ایک مشت خاک لے کر دشمنوں کی طرف پھینکی تو کوئی کافر افسانہ

زخم کی آنکھ اس خاک سے سبز گئی ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت یہ شرط پڑھے۔

آنَا أَنْتَ الْمُسْتَبْدِلُ لَا كَذِبٌ أَنَا بْنُ عَبْدِ الْمُطَلَّبِ

یعنی ہوں اس میں کذب ہیں۔ میں عبد المطلب کی اولاد ہوں

اس روز آپ سے زیادہ بہادر، شجاع اور دریکوئی نہ دیکھا گیا۔

(حدائق النبأ)

حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا ہے کہ میں نے رسول انتہی العَدْلِ وَالْإِمْلَامِ کے پڑک

زکوں شجاع دیکھا اور نہ مختبر دیکھا اور نہ قیام دیکھا اور نہ اور نہ اخلاق کے اعتبار

سے پسندیدہ دیکھا اور ہم جگہ بدرا کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آڑیں پناہ لیتے تھے

اور بڑا شجاع وہ شخص کہا جاتا تھا جو میں جنگ میں آپ سے زدیک رہتا جب کہ آپ زدن

کے قریب ہوتے تھے کونکہ اس صورت میں اس شخص کو بھی دشمن کے قریب رہنا پڑتا تھا۔

ستقاوت: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عن فرماتے ہیں کہ حضور قدس صلی اللہ علیہ وسلم

ادل تو قاتم لوگوں سے زیادہ سمجھتے تھے (کوئی بھی آپ کی سخاوت کا مقابلہ کر سکتا تھا کہ خود فتنہ زندگی میں اسے پسندیدہ دیکھا اور ہم جگہ بدرا کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آڑیں پناہ لیتے تھے

اور بڑا شجاع وہ شخص کہا جاتا تھا جو میں جنگ میں آپ سے زدیک رہتا جب کہ آپ زدن

کے قریب ہوتے تھے کونکہ اس صورت میں اس شخص کو بھی دشمن کے قریب رہنا پڑتا تھا۔

حضرت جرجیل عاشرقیہ لائز فرماتے تھے اور قرض خواہ کے سخت تفاصیل

کے وقت کہیں سے اگر کچھ اگلی اور ارادتی قرض کے بعد پہنچیں کی تو جب تک وہ قیمت نہ پوچھائے گے اور

تشریف نہ لے جاتے تھے بالخصوص وہ فہنماں الباک کے ہمینہ میں اخیر کہ ہیت ہی فاضتے

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گیارہ ماہ کی فیاضی کے بارے ہوئی تھی) اور اس مہینے میں جب

حضرت جرجیل عاشرقیہ لائز فرماتے تھے اور آپ کو حکم انتہی العَدْلِ وَالْإِمْلَامِ، اس وقت آپ بھالی۔ اور

بھی حضور نے تیر کی نقل کیا گیا ہے کہ حضور ازور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد

تو نے بہزادہ درہم جس کے تقریباً بیس بڑا در پے سے زیادہ ہوتے تھے میں کہیں سے آئے جو نہ

ایک بڑے پر ڈوادیے اور دم پیٹ پڑے سب قسم کر دیے۔ ختم ہو جانے کے بعد ایک

سامل آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تو پچھہ رہا ہیں تو کسی سے میر نام

سے قرض لے لے بدب میرے پاس بہلا کا ادا کروں گا۔ (حصالہ نبوی)

## تعالیٰ حیات

نہیں تعاف  
اندوں ملک — ۱۶ روپے  
فی پرچم — ۸۰ روپے  
بیرون ملک۔ بھری ڈاک بلکہ ۳ پونڈ  
حوالی ڈاک

۶ پونڈ  
۷ پونڈ  
۹ پونڈ  
۱۰ صرف المظفر ۱۳۹۹ھ  
شمارہ نمبر (۵۵)  
جلد نمبر (۱۶)

اس دائرہ میں اگر سفر نہیں ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس شمارہ پر آپ کا چندہ سفر ہو چکا ہے میں کہ سفر میں کہ دن و ادبا کا خادم۔ نہیں العسلاء

ترجمان آپ کی خدمت میں پہنچا ہے تو اس کا سالانہ چندہ سفر بارہ روپے ارسال افزاں ہے، اگر کس خادم کی روائی سے پہنچا ہے آپ کا چندہ یا خط موصول نہ ہو تو کسی کو

کو اپ کو دی۔ پہنچا ہے چندہ ادا کرنے میں سہولت ہے۔ اگلہ سفر وی۔ پی سفر ۱۵/۱۶، ۱۷ کے طالبی دی پہنچا ہے اس سفر میں ہو گا جنہیں یا خاص یا معمولی ہوں۔

یہ ابو الحسن علی نہیں اور مولانا محمد منظور نہیں تھے تا پہنچا جا کر اچاریہ و نوباجاہے

سے ملاقات کی اور انہیں ہر طبقہ آمادہ کرنے کی کوشش کی تھیں کہ جانشین

کہلاتا ہے اسے یہ بزرگ قش سے سس نہیں ہے، اور دو نوں حضرات کو بھی مالی مالی

ہوئی، یہ بھی سنابے کہ اس موقع پر بھی پہنچا زانہ نے بھی وغیرہ کے مدد میں اور

دغباجاہے کی سردمہ ہے کیونکہ اچاریہ و نوباجاہے

کے مدد میں اور اسی مدد میں اس کا مسائلہ کیا جائے،

بخارا ملک ۳۱ سال آزادی کے دور میں مختلف مسائلہ کی آجائگاہ بن گیتے

طلب کی ہے راد وادی اور قمازوں شکنے کے تعلیم و تعلم کے مسئلہ کو ملکی کر دیا جائے، رشتہ

اور اقتدار بپوری اسے انتظامی کو ہو گھلنا بنا دیا ہے، فرقہ و اوریت، اور اسی، نہیں، علاقائی

عصبیت کے اندوبنک تابع سائنس اسے اپنے میں اسی کیا جائے، اس ناگفتہ بحالات میں کہ جانشینی اگر زندہ

ہو سے تو اپنا ایک ایک سفر کی زندگی کیا اور سفر میں کوئی سفر نہیں ہے، اور اچاریہ و نوباجاہے

کے مدد میں اس کو اسی مدد میں اس کی خوبی کیا جائے، اسی مدد میں اس کی خوبی کیا جائے،

کوئی سفر کی زندگی کیا جائے، اسی مدد میں اس کی خوبی کیا جائے، اسی مدد میں اس کی خوبی کیا جائے،

کوئی سفر کی زندگی کیا جائے، اسی مدد میں اس کی خوبی کیا جائے، اسی مدد میں اس کی خوبی کیا جائے،

کوئی سفر کی زندگی کیا جائے، اسی مدد میں اس کی خوبی کیا جائے، اسی مدد میں اس کی خوبی کیا جائے،

کوئی سفر کی زندگی کیا جائے، اسی مدد میں اس کی خوبی کیا جائے، اسی مدد میں اس کی خوبی کیا جائے،

کوئی سفر کی زندگی کیا جائے، اسی مدد میں اس کی خوبی کیا جائے، اسی مدد میں اس کی خوبی کیا جائے،

کوئی سفر کی زندگی کیا جائے، اسی مدد میں اس کی خوبی کیا جائے، اسی مدد میں اس کی خوبی کیا جائے،

کوئی سفر کی زندگی کیا جائے، اسی مدد میں اس کی خوبی کیا جائے، اسی مدد میں اس کی خوبی کیا جائے،

کوئی سفر کی زندگی کیا جائے، اسی مدد میں اس کی خوبی کیا جائے، اسی مدد میں اس کی خوبی کیا جائے،

کوئی سفر کی زندگی کیا جائے، اسی مدد میں اس کی خوبی کیا جائے، اسی مدد میں اس کی خوبی کیا جائے،

کوئی سفر کی زندگی کیا جائے، اسی مدد میں اس کی خوبی کیا جائے، اسی مدد میں اس کی خوبی کیا جائے،

کوئی سفر کی زندگی کیا جائے، اسی مدد میں اس کی خوبی کیا جائے، اسی مدد میں اس کی خوبی کیا جائے،

کوئی سفر کی زندگی کیا جائے، اسی مدد میں اس کی خوبی کیا جائے، اسی مدد میں اس کی خوبی کیا ج







# آدم اور طارق کے نام

## کھلا خط

## عبدالملك بن مهدي

میں پہاڑتا ہوں کہ ان عنوانات  
کے ساتھ چند واقعات بھی مختصر الفاظاً میں  
عرض کر دوں، آپ اپنی قوم کے ربے شریف،  
اور رب سے معزز گھرانے میں پیدا ہوئے آپ  
کے دادا سردار قوم تھے، دالدی کی وفات ہر جانے  
کی بنا پر اول دن سے دادا کی تولیت وزیر تربیت  
کی وجہ سے پہنچنے پر سے معزوف و مشہور ہو گئے  
تھے، پہنچنے، لڑکپن، جوانی اور نوجوانی کے  
سب ادوار میں آپ کی زندگی صاف، روشن  
اوہبے داعغ ہے، لیکن یہ بات بے دلیل بھتی  
اگر کوہِ صفا کا واقعہ پیش نہ آنا، نبوت  
ملنے کے بعد آپ نے ساری قوم کو ایک پہاڑ پر  
جمع کیا تاکہ ان کو مجموعی طور پر اسلام کی دعوت  
دی جاسکے اور بات کرنے بے پہلے آپ نے  
ایک سوال کیا، فرمایا اگر میں یہ کہوں کہ اس  
پہاڑ کے تیکھے ایک دشمن ہے اور وہ تم پر حملہ  
کرنا چاہتا ہے تم جھوٹ مانو گے یا سچ، سارے  
قوم نے یک زبان ہو کر کہا۔ ”سچ“، اس لیے کہ  
آج تک تیری ساری زندگی میں جھوٹ کا تجربہ نہیں  
ہوا، آج کا عذر میں بات تو کسی نہیں مانی  
میں بھیتھ کے لیے دیانت، امانت اور عدالت  
کی بھری لگا کر چلتے تھے، یہ پوری قوم کی گواہی  
تھی، آپ کی بھوئی ہیں حضرت خدیجہ، یا آپ  
کی محنت بھی میں کیونکہ نبوت سے پہلے اور شادی  
سے قبل اپنا مان بخارات دے کر آپ کو ملک  
شام بھیجا تھا اور اپنا غلام بھی ساتھ کر دیا،  
در اصل اسی سفر کی تفاصیل تھیں جن کی بنا پر  
ملک کی سب سے زیادہ متمول غورت نے خود  
شادی کا پیغام دیا، تاریخ میں ایک گو اہی  
ان کی بھی ثابت ہے، یہ آپ کو خارج سے بھی  
درکھ چکیں اور داخل سے بھی، سب سے پہلی  
وہی کے موقع پر فرشتہ کی یا کا ایک آمد سے آپ

۱۱

اپنوں نے ایک ایسی بات کہی کہ یہیں بے اختیار  
مسلمان ہو گیا۔ اسی طرح بنے ایک شخص خمار  
ابن اثال یہ بخدا کے سرداروں میں تھا۔ ایک  
سرے کہیں گیا تھا وہاں تو کوئی خاص  
بات ہوتی نہیں راستے میں اس کو پکڑ لائے  
مگر یہ نہیں جانتے ہوئے کہ یہ کوئی خاص نہیں  
ہے۔ حسنودہ نے دیکھا تو فرمایا اور سے عجائب  
یہ تو بخدا کا سردار ہے۔ بہر حال حسنودہ کے  
حکم سے مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ  
دیا گیا آپ کا ادھر سے گز بجا فرمایا تھا۔  
کیا چلتے ہوئے خمار نے جواب دیا کہ اگر قتل  
کیا جاؤں تو اس کا مستحق ہوں میں نے آپ  
کے آدمیوں کو قتل کیا ہے۔ فرمی پر چھوٹا  
چاہیں تو جو چاہیں دینے کو تیار ہوں معا  
کیا جاؤں تو یہ آپ کا کرم ہے آپ گندھی  
کو کوئی جواب نہیں دیا دوسرے دن پھر شرمند  

## غزل

اسی طرح سے سنتا ہے اور بھرتنا ہے  
ہرے زماں میں پھرول پر تازگی ہے بہت  
بھوکے قطرہ! چھٹ جاوہ دستِ قاتل سے  
سحر کے ساتھ ہی سفر فراز کوہ دی ہی  
وہ بزم میں نہ ہو منکل کی خاک بی پہی  
وہ عزم اب ہے سایا ہوا رگ ہے پسیں  
 بلاںی ہمیں خوشی  
ادھر ہی سے کسے

امشگوں اور قوتوں میں کمی  
اس کی کمی وجہ آپ کے جسم میں تھی  
نہ مگر کی بہاروں اور خوشیوں  
قوت میں کمی کے پہنچے احسان کے  
محیثت آپ کے جسم کو طاقت و  
دینے والے چالیس رہا جو اکا اور کا  
احصاب کوئی قوت پر خیانتے ہیں  
اعضائے رئیس کو تازگی دیتے ہیں

مردوں اور عورتوں کے لیے  
کھمیری نہیں  
جمانی قوت کی بیداری کا نشان

اور اس کو غلط ثابت کرے۔ عرب کا مشہور سخن  
حاتم دنیا میں مشہور اس کی بیٹی حسنودہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے زمانے میں زندہ تھی وہ ایک  
جنگ میں گرفتار ہو گئی قیدیوں کے ساتھ میں  
لائی گئی ہمارے بنی صالح کو معلوم ہوا فوراً  
دہائی کر دی گئی ساتھ پی حسنودہ نے حکم دیا اسکو  
اعزاز و اکرام اور ہدایا کے ساتھ اسکے لئے  
پھر بخایا جائے۔

اس کا جھائی عدی تو مسلمانوں کی خوف  
ہے ایک عیسائی بادشاہ کے پاس بھاگ گئی تھا  
بہن کی واپسی کی جرسن کر واپس آیا اس کا  
یقین تھا کہ میری بہن اس شخص کے بارے  
میں مفصل جرلاعے گی اور سب سے محفل  
راۓ دے گی۔ دریافت کیا تم نے اس کھر  
کو کیسا پایا۔ بہن نے جواب دیا۔ عدی اس  
شخص کا حال دوباروں سے خالی نہیں یا تو  
بے دہ بنی اور یا بادشاہ ہے اور ہر دو حال  
یہ ضروری ہے اس کے حلقوں میں شامل ہو جائے  
اگر بادشاہ ہے تو اس لائی ہے کہ بادشاہ پو  
کے دریار کی زینت بنے اور اگر دہ بنی ہے تو  
کوئی راہ بھی نہیں سوانی اس کے کر آدمی اس کا  
غلام بن جائے۔ بات دل کو لگ گئی عدی خوار  
دنیا میں آیا حسنودہ علیہ اسلام اس وقت مسجد بُوی  
میں تشریف فرمائی اور آپ کے پاس ایک عترت  
بُویسیدہ اور خرد حال میں بیٹھی ہوئی تھی اس نے  
اپنا نام بتایا آپ نے اپنے پاس بھایا اور پھر  
فرمایا یہ عورت میری قریبی رشتہ دار ہے اور  
یہ میرا اس کا رشتہ ہے، عدی کہتا ہے کہیں  
نے دل میں کہایے بات تو بادشاہوں کی نہیں،  
بادشاہ اور عزیز غربا سے اپنے شہتوں کا  
انظہار کرے یہ نہیں ہو سکتے۔ اس کے بعد فرمایا  
کہ آڈھر چلیں راستے میں ایک بڑھیانے آپ  
کو پکڑ لیا وہ اپنی کوئی داستان نہیں لگی  
اور وہ اتنے عزور سے من رہے تھے کہ ان کی  
دنیا کا سارا درد بست اس کے کھانسے پر  
مو قوف ہے گھنٹوں وہ عورت آپ کو پکڑے  
کھڑی رہی اور آپ نے دامن نہیں چھڑایا۔  
یہ نے پھر سوچا یہ بات بھی بادشاہوں کی نہیں  
ہے وہ اس طرح راہ چلتی بڑھیوں کے ہتھیں  
پڑھتے اب گھر پہنچنے تو خاصی اپنی مسند  
بیٹھنے کے لیے جو والد کر دی۔ یہ نے پھر دل میں  
کہا بادشاہ اس طرح نہیں کر سکتے اور آخزیں

یہ حد لگادی گئی ہے کہ ہم مجدد رحمت کے لیے  
بھی سجدہ نہ کریں۔ اسلام انسان  
کو شرک سے اس درجہ محفوظ رکھا جا ہتا ہے  
کہ اس نے خالق کا نعمت کی عبادت کے  
شرک نہیں تھا کوئی نہیں جس وقت اس  
بے بڑے بھوٹے خدا کے لئے اس بھلائے  
جا میں تم اپنے سر کو نہ ہی نہ ہونے دو جا ہے  
خدا کے لئے ہو۔ ہمارے پاس تو  
ایک اور لطیفہ ہے حقیقت حال کی صحیح نوعیت  
کی بھی یہ کبھی اور بعد میں معلوم ہو سکے چاہیں کہ  
ہمارے یہاں یہ کسی موقوتوں پر درج ہے کہ  
سورج سے کہا گیا تو بھی مامور ہم بھی مامور ہیں  
تو بھی مخلوق ہے ہم بھی مخلوق ہیں۔ یہاں ایک کام  
باتی ہے تو اپنی جلد ہٹھر جا نوعیت و اتوہ چلے  
کچھ اور ہو مگر اسلام نے یہ تابت کی کہ انسان  
کی قدرت عظمت کے سامنے حد اجرام علکی کی کوئی  
حقیقت نہیں چاہے کہ وہ دن آدمی انکو خدا  
انہیں اور چاہے اربوں اس کی پوچھا کریں۔ بات  
دور چل گئی آپ خود قمری و شمسی آدمی ہیں اس  
لیے ایک سورج کی بات پھیل گئی ورنہ نبی اور  
اس کے مقصد کو پہچاننے کے لیے تو اس اس کا  
انسان ہونا کافی ہے جب وہ انسان بنانے آیا  
ہے تو اس کو سب سے بڑا انسان ہونا چاہیے  
اور جب وہ خدا سے ملائے آیا ہے تو اس کو سب  
سے زیادہ داخل بالائی ہونا چاہیے۔ اگر انسانوں  
کی خدمت میں اس کا کمال ہے تو اس کو انسانیت  
کا بہ سے بڑا خادم بھی ہونا چاہیے اگر دنیا کی  
حری و دار اور مال و دولت کی محبت انسانیت  
کا عیب نقص ہے تو اسے خود اس۔ نقص  
سے زیادہ پاک ہونا چاہیے اگر شجاعت و رہمت  
اور سعادت دنیا میں انسانیت کا جو ہر بے تو  
اس سب سے زیادہ شجاع سب سے زیادہ ہے وہ  
ہونا چاہیے اور اس سے سب سے زیادہ دمیادل و  
سرچشم کا عفو و تسامح اور دشمنوں کے ساتھ  
من سلوک کے معاملات انسانیت میں شمار کے  
باتے ہیں تو اس کو اس کا نمزد ہونا چاہیے۔  
یہ کیا عرض کروں آدم صاحب ہمارا بھی ان  
سب ہی کیلات کا جامع ہے ہر کمال اس کے  
اندر بدرجہ کمال ہے تفصیلات میں جاؤ تو خط  
پوری اس بیکلہ پیدا ہیں جائے گا۔ اور آپ  
اس کو نہ پڑھ سکیں گے۔ فی الحال آپ یوں کہیں  
برادر طویل ہے اور بھر جلنے سے کوئی آئے

اپنے نے ایک ایسی بات کی کہ میں بد اختیار  
مسلمان ہو گیا۔ اسی طرح نے ایک شخص ثماں  
ابن اثناں یہ بند کے سرداروں میں تھا، ایک  
سرپر کہیں لگایا تھا وہاں تو کوئی خاص  
بات ہوتی نہیں رہتی میں اس کو پکڑ لائے  
مگر یہ نہیں جانتے ہوئے کہ یہ کوئی خاص دمی  
ہے۔ حضور نے دیکھا تو فرمایا اور ہے جانی  
یہ تو بند کا سردار ہے۔ بہر حال حضور کے  
حکم سے مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ  
دیا گیا آپ کا ادھر سے گزرا ہوا فرمایا ثماں  
کیا چاہتے ہو؟ ثماں نے جواب دیا کہ اگر قتل  
کیا جاؤں تو یہ آپ کا کم ہے آپ گذگئے  
کوئی جواب نہیں دیا دوسرے دن پھر تشریف  
پڑھنے کے لئے پلشیر مسول  
آفیٹ پر منگ پڑا۔ ”تعیر حیات“ ندوہ کا  
اویپٹر، اسحق

اے زندگی! بخوبی کچھ  
چلے تو ہوش نہیں ہے  
مر لفظی شاید  
کو گزرنے کے  
لئے، فرمایا ثماں  
دیا کہ حضور میں نے جو کہ  
جاوں تو قتل کا مستحق  
دہ حاضر کر دوں اور  
بی کرم ہے آپ نے  
دیا۔

تم سرے دن بھی  
ہوا آپ نے فرمایا چجھ  
جسے یہ شخص باہر گی نہ ہو  
ہو گی اور کہا کہ میں  
وگ کہیں کجے موت

غول

اسی طرح سے سنتا ہے اور کھرنا ہے  
مرے زمانیں چھروں پر تازگی ہے بہت  
بھوکے قطرہ! چھٹ جاؤ دست قاتل سے  
سمحر کے ساتھ ہی سفر فراز کوہ دہی  
وہ بزم میں نہ ہو مختل کی خاک بی پہی  
وہ عزم اب ہے سماں ہوا رک چپے میں  
بڑنی ہمیں خوشی ہے مر لفظی شاید  
ادھر ہی سے کسی طوفان کو گزرنے کے

امنگلوں اور قوتوں میں کمی محسوس ہو تو پڑھ دہتے ہو جیے !  
اس کمی کی وجہ آپ کے جسم میں تغذیہ کی خواہی ہے اور ساتھی نہ رکھی بات ہیں کہ تم  
زندگی کی بہاروں اور خوشیوں سے لطف انداز ہونے سے روک دے۔

قوت میں کمی کے پہلے احساس کے ساتھی آپ یعنی کا ستبل شروع کر دیے  
لیے۔ آپ کے جسم کو طاقت دتا ہاں اور جسم تغذیہ  
دینے والے چالیس لاکھا جزا کا رکب ہے، وہ  
الحساب کوئی قوت پر سخا نہیں ہیں اور  
اعضا کے ریسے کو تازگی دیتے ہیں۔

## **مردتوں اور عورتوں کے لیے**



